مفتی ذاکر حسن نعمانی
رکن ادارۃ العلم والتحقیق دار العلوم حقانیہ

نعش کی چیر پھاڑ اور اس کا شرعی حکم

DISSECTION OF DEAD BODIES

میڈیکل کالج میں طب کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو پریکٹیکل (عملی) تعلیم دینے کیلئے انسانی لاش کی چیر پھاڑ کرائی جاتی ہے جس کو DISSECTION کہتے ہیں۔

طریقہ کار

اس چیر پھاڑ کے لیے زیادہ تر لاوارث لاش کی تلاش اور ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ کوئی وارث اپنے مورث کی اس قسم کی چیر پھاڑ برداشت نہیں کرتا۔ لاش کو کیمیکل لگا کر سرد خانے میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد طلباء وطالبات کے مختلف گروہ اس لاش کو آپس میں تقسیم کر دیتے ہیں کسی کے حصے میں آنکھ آتی ہے کسی کے حصے میں ٹانگ۔ نعش کئی حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ہر گروپ اپنے حصے والے عضو کو ہڈی تک مرحلہ وار کھول کر معائنہ کرتا ہے۔ اسی طرح جسم کے ہر حصے کو اچھی طرح کھول کر اس کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی عملی تعلیم سال اوّل وسال دوم کے طلباء وطالبات کو دی جاتی ہے۔ بقیہ تعلیمی پیریڈ میں ان طلباء کو ہسپتال بھیجا جاتا ہے۔ جہاں صرف مریضوں کا دوران آپریشن معائنہ کرتے ہیں۔ تقسیم شدہ لاش کے اندرونی معائنہ کے بعد ہڈی والے اعضاء کو پانی کی گرم دیگ میں ڈالا جاتا ہے تاکہ ہڈی کے ساتھ لگا ہوا گوشت گل کر گر جائے اور ہڈی بالکل صاف ہو کر رہ جائے۔

پھر ہڈیاں میڈیکل کالج کے میوزیم (عجائب گھر) میں رکھ دی جاتی ہیں۔ اس لیے کہ تعلیم کے دوران دوبارہ ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ یا وہ ہڈیاں طلباء وطالبات کے ہاتھ بیچ دی جاتی ہیں۔

اس طریقہ کار کی اہمیت

لاش کی اس طرح چیر پھاڑ کی حقیقت اور اہمیت معلوم کرنے کے لیے کئی ڈاکٹروں سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ کچھ ڈاکٹرز ایسے بھی ہیں جو اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ لیکن اکثریت اس کو ضروری سمجھتی ہے۔ بلکہ دنیا کے اندر جہاں بھی میڈیکل کالج ہے تو وہاں یہی طریقہ رائج ہے۔ کیونکہ اس طرح انسانی جسم کے اندرونی اعضاء کا معائنہ اچھی طرح

ہوتا ہے جو بعد میں زندہ آدمیوں کے آپریشن میں بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔ صرف زندہ مریضوں کے آپریشن کے ساتھ اعضاء کے اندرونی معائنہ کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔

ڈائسیکشن کو ضروری سمجھنے والوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ مردہ لاش کی چیر پھاڑ کے ساتھ طالب علم میں ہمت اور حوصلہ بڑھتا ہے اس مرحلے سے گزرنے کے بعد کسی مردہ لاش یا خطرناک زخمی کو دیکھ کر گھبراتا نہیں۔ بلکہ بولڈ رہتا ہے اور دلیر ہو جاتا ہے۔

ڈائسیکشن کا متبادل طریقہ

میڈیکل کالج کے میوزیم میں مٹی، لکڑی اور پلاسٹک کے بنے ہوئے انسانی اعضاء ہوتے ہیں۔ اُن مصنوعی اعضاء کے ذریعے بھی تعلیم دی جاتی ہے، لیکن اس پر اکتفاء نہیں کیا جاتا۔

چیر پھاڑ کی شرعی حیثیت

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح لاش کی انتہائی توہین ہوتی ہے۔ شریعت تو درکنار کوئی وارث اپنے مورث کی نعش کے ساتھ یہ برتاؤ برداشت نہیں کرتا۔

پوسٹ مارٹم میں تو لاش دوبارہ ورثاء کے حوالہ کر دی جاتی ہے، اس لیے صرف تاخیر کی تکلیف لوگ برداشت کرتے ہیں۔ لیکن ڈائسیکشن میں تو لاش کا وہ حشر ہوتا ہے کہ الامان! اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو زندگی میں اور بعد الموت دونوں حالتوں میں عزت و تکریم کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ لاوارث میت کا وارث اللہ تعالیٰ ہے۔ مسلمانوں پر اس کا کفن دفن فرض کفایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ولقد کرّمنا بنی آدم۔ اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی۔ انسان کی پیدائش سے لے کر دفن تک اس کے جو شرعی احکام ہیں اُن میں اس کی عزت و تکریم کا پہلو نمایاں ہے ہاں بعض جرائم مثلاً زنا، ارتداد اور قتل عمد میں اس کو بطور سزا قتل کیا جاتا ہے لیکن اس کی لاش کا مُثلہ کرنا اس کی اجازت نہیں۔ ام سلمہؓ حضورؐ سے روایت کرتی ہیں۔ عن النبیؐ قال کسر عظم المیت ککسر عظم الحیّ فی الاثم۔ مردہ کی ہڈی توڑنا گناہ کے اعتبار سے موت و زندگی میں ایک جیسا ہے۔ قال الطیبی الاشارة الی انه لا یهان المیت کما لا یهان الحیّ۔ طیبی فرماتے ہیں کہ اس میں اشارہ ہے کہ مردہ کی توہین نہ کرو جس طرح زندہ کی توہین منع ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ اذی المؤمن فی موته کاذاه فی حیاته۔ مؤمن کو تکلیف دینا موت و حیات میں برابر ہے۔ السیر الکبیر میں ہے والآدمی محترم بعد موته علی ما کان علیه فی حیاته۔ آدمی بعد الموت بھی قابل احترام ہے جیسا کہ زندگی میں تھا۔ مزید بحث اور حوالاجات پوسٹ مارٹم کے مضمون میں ذکر کر دیئے ہیں۔ کچھ سوالات و اشکالات مع جوابات کے تفصیلی طور پر پیوند کاری کی بحث میں مذکور

ہیں ۔ انسانی طبیعت بھی اس کو گوارہ نہیں کرتی کہ کسی میت کو بالکل ننگا کرکے مرد اور عورتیں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہر عضو کے ساتھ مذکورہ سلوک شروع کردیں ۔ مردوں اور عورتوں کا آپس میں یکجا ہونا اپنی جگہ الگ گناہ ہے اور پھر ایسے موقع پر تو اور بھی گناہ ہے ۔ آخر حیا بھی کوئی چیز ہے ۔ میاں بیوی میں کتنی بے تکلفی ہے لیکن وہاں بھی حیا پر عمل اولی و بہتر ہے جیساکہ حدیث کا مفہوم ہے ۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور نہ میں نے حضورؐ کو ۔

لیکن اس ڈائسیکشن میں تو بے حیائی کی حد ہوگئی ۔ آخر اس مردہ بے چارے کا قصور کیا ہے ہاں صرف مجبور ہے لیکن پھر بھی اس کے جواز پر زور دیا جارہا ہے ۔

ہمیں تو ایسے معاملات کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنا ہوگا ۔ اس کے جواز میں یہ دلیل دینا کہ ترقی یافتہ ممالک کی ترقی یافتہ طب میں بھی آج تک یہ طریقہ رائج ہے ، صحیح نہیں ۔ اگر یورپ میں یہ طریقہ رائج ہے تو وہ لوگ تو کسی شریعت کے پابند نہیں ۔ وہ تو اسی دنیا کو سب کچھ سمجھتے ہیں ۔ اُن کے ہاں جائز ناجائز کا سوال بالکل فضول ہے ۔ وہ کسی دنیادی کام کو خراب ہونے نہیں دیتے ۔ دنیاوی معاملات میں شریعت کو آڑ نہیں سمجھتے ۔ لیکن ہم تو شریعت کے پابند ہیں ۔ دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دیتے ہیں ۔ دنیاوی معاملات کی ادائیگی میں اگر شریعت کی کھلی خلاف ورزی ہورہی ہے تو اجتناب ضروری ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ لاش کی چیر پھاڑ اور بالکل ضائع کردینا قرآن وحدیث کے کئی نصوص کی کھلی خلاف ورزی ہے جس کا ذکر اوپر کردیا گیا ۔ لیکن آج کل کی ترقی یافتہ طب میں اس کی ضرورت پر زور دینا صحیح نہیں ۔ تمام انسانی اعضاء کی بیرونی واندرونی تشریح مکمل اور واضح طور پر ہوگئی ۔ انسان کا کوئی عضو ایسا نہیں جس کی ساخت اور کارکردگی سے ڈاکٹر واقف نہ ہو ۔ ایکسرے ۔ الٹرا ساونڈ ، سی ۔ ٹی سکین (C.T. SCAN) اور M.R.I. کے ذریعے جسم کے تمام اندرونی اعضاء کی تصویریں لی جارہی ہیں ۔ اس پر مزید محنت کی ضرورت ہے اور جسم کے ہر حصے کے مختلف سمتوں سے خوب محنت کے ساتھ بہترین ماڈل بن گئے ہیں ۔ مثلاً آنکھ کا ماڈل دیکھیں جس میں آنکھ کا مکمل نظام آپ دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں ۔ بلکہ انسانی اعضاء کی ساخت اور کارکردگی کو دیکھ اور سمجھ کر کئی آلات وجود میں آئے ۔

مثلاً ٹیلی فون میں کان کی تقلید ہے ۔ کیمرہ آنکھ کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے ۔ کمپیوٹر دماغ کی طرح کام کرتا ہے ۔

اب کیا کرنا چاہیئے

میڈیکل کالج میں طلبہ کو نظریاتی طور پر تعلیم دی جائے اس کے ساتھ انسانی اعضاء کے مختلف مصنوعی ماڈلز کے ذریعے ان کو اچھی طرح سمجھایا جائے

چارٹوں اور کتابی نقشا و پرست سے مدد لی جائے۔

طب کی عملی تعلیم کے لیے بہت سے جانوروں کو چیر پھاڑ کر اندرونی اعضاء اور نظاموں کے معائنہ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی اعضاء اور جانوروں کے اعضاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن بہت سے اعضاء کی کارکردگی۔ نظام انہضام اور نظام تنفس وغیرہ میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے زندگی کے بقاء کے لیے جن جن اعضاء کی ضرورت ہے وہ تقریباً سب میں مشترک ہیں اس لیے ضروری اعضاء مثلاً، آنکھ، کان، دل، پھیپھڑے، تلی، معدہ، لبلبہ، گردہ وغیرہ کا معائنہ جانوروں میں خوب اطمینان کیساتھ بلا خوف وخطر دنیوی و اخروی کے کیا جا سکتا ہے اسکے ساتھ ساتھ ہسپتالوں میں بڑے بڑے سرجنوں کی نگرانی میں دوران آپریشن مختلف اعضاء کا اچھی طرح معائنہ کرایا جائے۔ اس کے بعد جو طالب علم سرجری (جراحت) کی لائن اختیار کرنا چاہے تو مزید تجربہ بڑھانے کے لیے ہسپتال میں کسی بڑے سرجن (جرّاح) کی نگرانی میں آپریشن کرتا رہے۔ اگر فزیشن (طبیب) بننا چاہے تو کسی ماہر فزیشن کی نگرانی میں پریکٹس کرتا رہے۔ ابتدائی دو سالوں میں طالب علم سے ڈائسیکشن کرائی بھی جائے تو اس سے سرجن نہیں بن سکتا۔ بلکہ میڈیکل کالج میں ڈائسیکشن کی تعلیم دینے والا ماہر استاد بھی ایک سادہ آپریشن نہ کرتا ہے اور نہ کر سکتا ہے۔ جیسے سرجن بننا ہوتا ہے وہ زندہ مریضوں کے آپریشن کے مراحل سے بار بار گزرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک کامیاب سرجن دوبارہ ڈائسیکشن کو ضروری نہیں سمجھتا۔ اور نہ اس عمل کی طرف دوبارہ لوٹ کر آتا ہے۔ لہٰذا جس ڈاکٹر کو سرجن بننا ہے اس کا واحد راستہ یہی ہے کہ سرجری کی لائن کو کامیاب اور ماہر سرجن کی راہنمائی میں اختیار کرے۔ مستقبل میں بننے والے کامیاب سرجن کی سرجری میں طالب علمی کے ابتدائی دو سالوں کے ڈائسیکشن کا اتنا دخل نہیں ہوتا جتنا کہ اس کی بقیہ انتھک محنت وتجربات کا ہوتا ہے۔

تالیف: مولانا عبدالقیوم حقانی
مؤتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور پاکستان

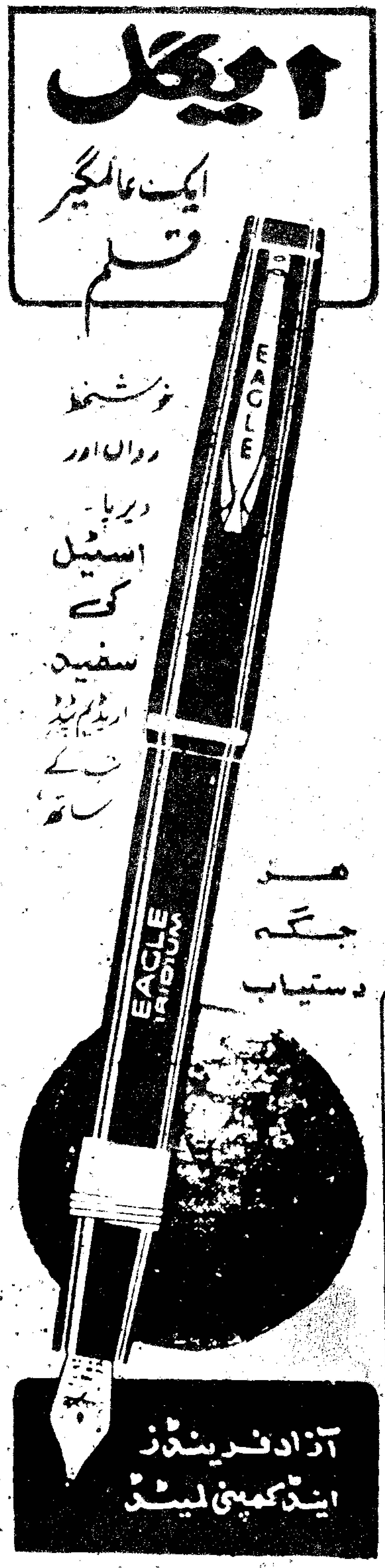
ایگل
ایک عالمگیر
قلم
خوشخط
رواں اور
دیرپا
اسٹیل
کے
سفید
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ
ہر
جگہ
دستیاب
EAGLE
EAGLE IRIDIUM
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ

دلکش
دلنشیں
دلفریب
گلستاں پرنٹس
حسین
کے
پارچہ جات
حسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں حسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

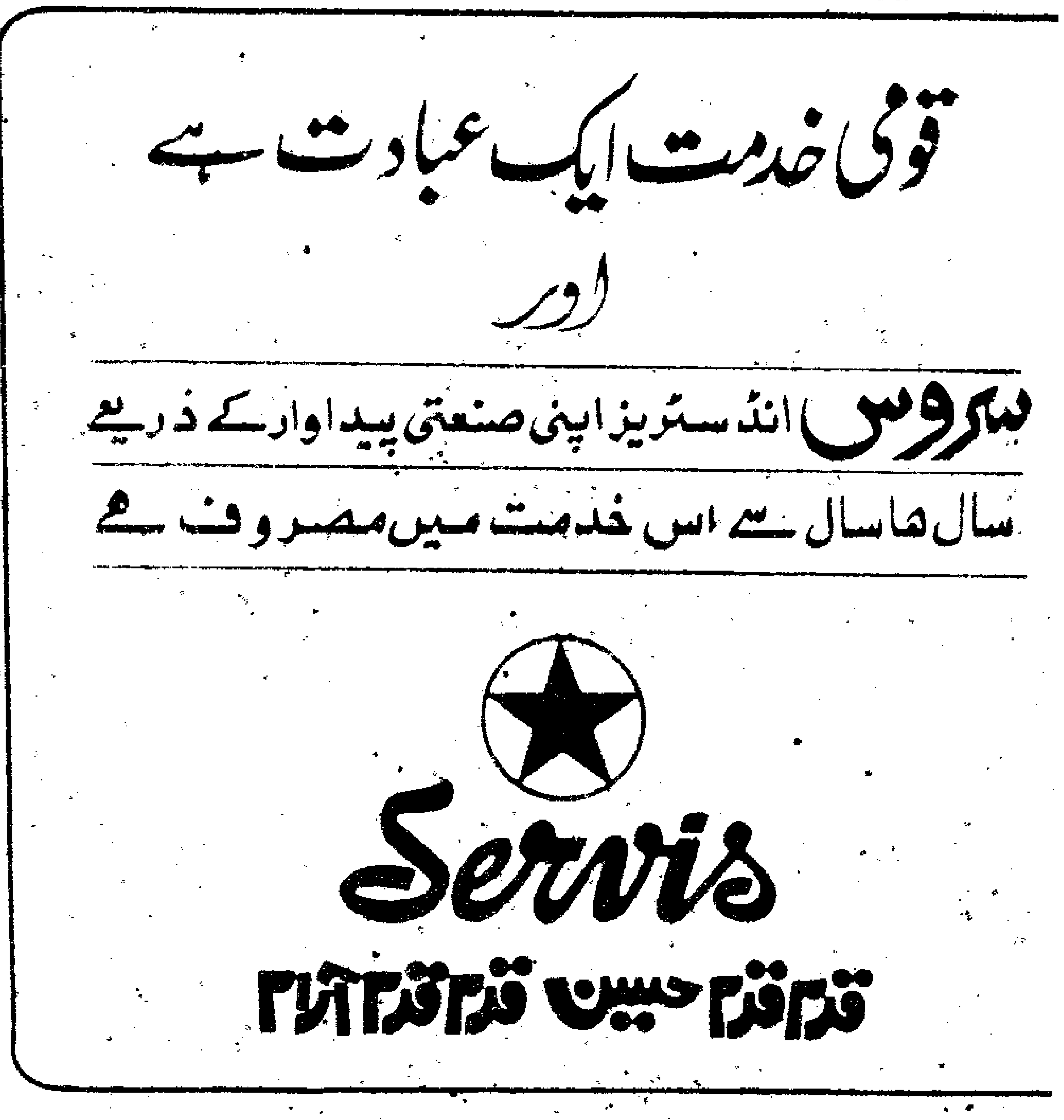
قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام

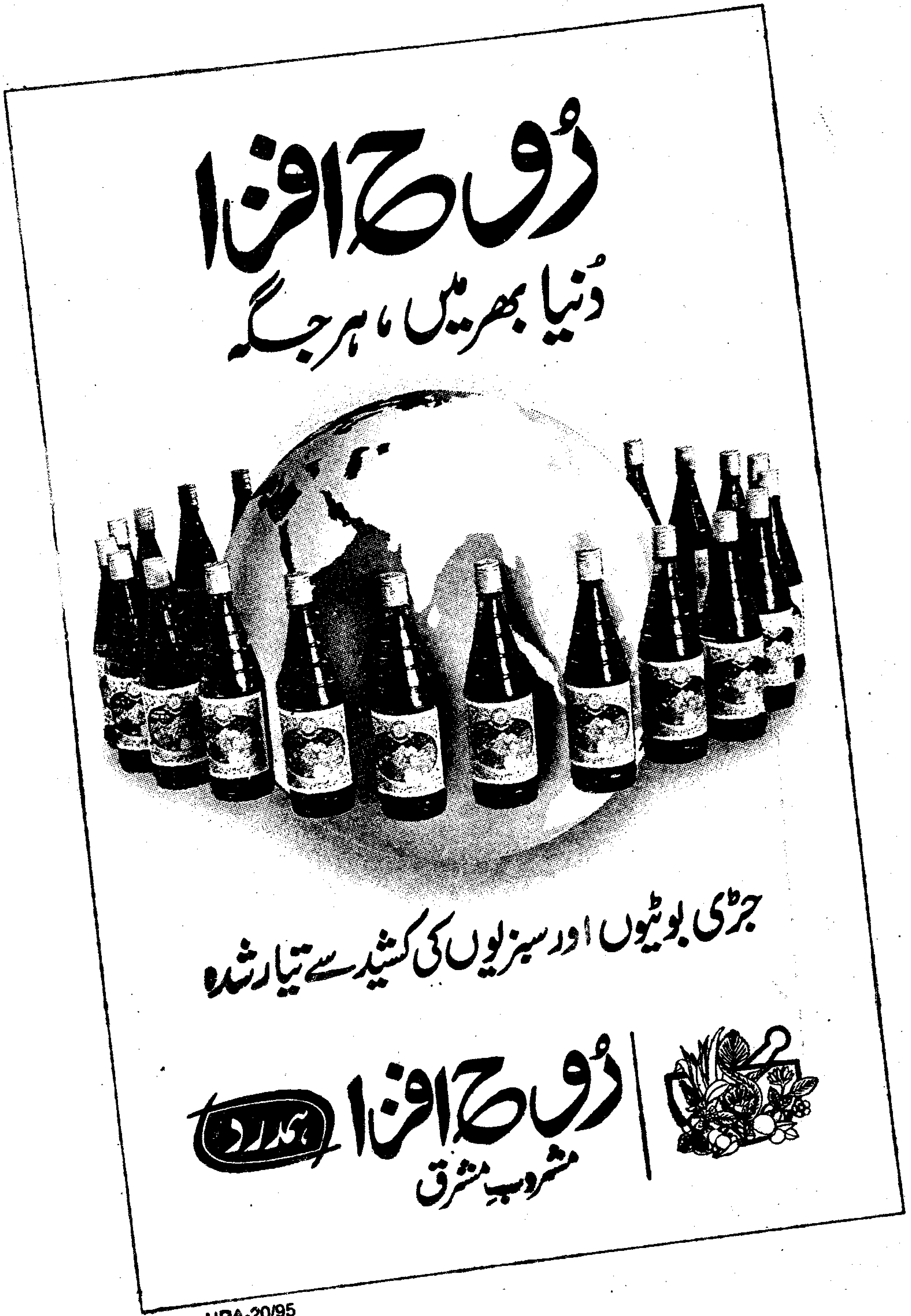

Adarts-HRA-20/95